زکوٰۃ کے مصارف

وہ لوگ جنہیں زکوٰۃ دینا جائز ہے زکوٰۃ کا "مَصرف" کہلاتے ہیں۔ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں زکوٰۃ کے مصارف ارشاد فرمائے ہیں:

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ "حَكِيْمٌ" ۝ (التوبہ:٦٠)

ترجمہ: زکوٰۃ تو ان لوگوں کا حق ہے جو فقیر ہیں اور جو مسکین ہیں اور جو زکوٰۃ کے کام پر جانے والے ہیں اور جن کی دلجوئی کرنا مقصود ہے اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قرضداروں کے قرضہ (ادا کرنے) میں، اور جہاد میں، اور مسافروں میں، یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے اور بڑی حکمت والے ہیں۔

(معارف القرآن ۴/۳۹۲)

✣✣✣✣✣

قرآنِ کریم نے زکوٰۃ کے مصارف کی آٹھ قسمیں ذکر فرمائی ہیں جن پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا جائز ہے۔ ان آٹھ میں سے ایک قسم حضرتِ عمرِ فاروق کے سنہری دورِ خلافت میں حضراتِ صحابہ کرامؓ کے اجماع اور اتفاق سے ختم ہوچکی ہے لہٰذا اب زکوٰۃ کے آٹھ کی بجائے سات مصرف ہیں۔ وہ مصرف جو ختم ہوچکا ہے وہ "اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ" ہے۔

اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ کی تفصیل :

اسلام کے ابتدائی دور میں جو لوگ مسلمان ہوتے تھے ان نومسلموں کی دل جوئی اور ایمان پر استقامت کی غرض سے ان کو زکوٰۃ دینا جائز تھا لیکن جب اسلام کی حقانیت اور سچائی دوپہر کے سورج کی طرح واضح ہوگئی تو یہ مصرف ختم کر دیا گیا یہ ان دنوں کی بات ہے جب حضرتِ فاروقِ اعظمؓ کے تابناک دورِ خلافت کا ڈنکا چاردانگِ عالم میں بج رہا تھا۔

بقیہ مصارف کی تفصیل نمبروار یہ ہے:

(۱) فقیر کی تعریف :

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس نصاب سے کم مال ہو (اور ہر قسم کے نصاب کی تفصیل گزر چکی ہے) چنانچہ ایسے لوگ جن کے پاس نصاب سے کم مال ہو انہیں زکوٰۃ دینا جائز ہے، اگرچہ وہ تندرست اور کمانے پر قادر ہوں لیکن انہیں خود زکوٰۃ کا سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

(۲) مسکین کی تعریف :

مسکین وہ شخص ہوتا ہے جس کی ملکیّت میں کچھ بھی مال نہ ہو۔ فقیر اور مسکین میں یہ بات قدر مشترک ہوتی ہے کہ دونوں کے پاس بقدر نصاب مال نہیں ہوتا۔

(۳) اَلْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا کی تعریف :

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حکومتِ اسلامیہ کی طرف سے لوگوں سے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے پر مامور ہوں۔ ان لوگوں کو بھی ان کے کام کی بقدر زکوٰۃ میں سے اجرت دینا جائز ہے اگرچہ یہ لوگ مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔

(۴) اَلْغَارِمِیْنَ (یعنی مقروض) کی تعریف :

اس سے مراد وہ شخص ہے جس پر اتنا قرضہ ہے کہ قرضہ ادا کرنے کے بعد اس کے پاس اتنا مال نہیں بچتا جو نصاب کی بقدر ہو۔ لہٰذا مقروض کا قرض ادا کرنے کیلئے مقروض کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے۔

(۵) فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کی تعریف :

فی سبیل اللہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے راستے میں دین کی سربلندی کیلئے نکلے ہوں، خواہ وہ جہاد میں نکلے ہوں یا تعلیم کے سلسلے میں مدرسے میں آئے ہوں، یا دعوت وتبلیغ کیلئے نکلے ہوں یا حج بیت اللہ کیلئے آئے ہوں۔
سفر کے دوران ان لوگوں کا مال واسباب ختم ہو جائے اور یہ محتاج اور فقیر ہو جائیں تو انہیں زکوٰۃ دینا جائز ہے اگرچہ یہ لوگ اپنے گھر اور وطن میں غنی اور مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔

(۶) اِبْنِ السَّبِیْلِ (مسافر) کی تعریف :

اس سے مراد وہ مسافر ہے جو گھر اور وطن میں مالدار ہو مگر سفر کے دوران اسکا مال چوری ہو گیا یا کسی وجہ سے ضائع ہو گیا اب اسکے گھر پہنچنے کا خرچ بھی نہیں ہے اور فوری گھر سے منگوانے کی کوئی صورت نہیں ہے تو اسے بھی زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

◉ اگر کسی شخص پر زکوٰۃ فرض ہے تو اس کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم ان تمام مصارف یا بعض

مصارف میں خرچ کردے اور یہ بھی جائز ہے کہ کسی ایک ہی مصرف کو ساری رقم دیدے۔

لیکن ایک ہی مصرف کو اتنی رقم دینا کہ وہ مصرف خود مالدار ہو جائے اور اس پر زکوٰۃ فرض ہو جائے مکروہ ہے اگرچہ ایسا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

❖❖❖❖❖

اُن لوگوں کا بیان جنہیں زکوٰۃ دینا جائز نہیں

درج ذیل سطور میں ان افراد کو بیان کیا جاتا ہے جنہیں زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہے:

(۱) کافر کو زکوٰۃ دینا :

کافر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اسی طرح کافر کو صدقۃ الفطر، عشر، نذر اور کفارات کی رقم دینا جائز نہیں ہے، ان کے علاوہ اور کوئی نفلی صدقہ دے سکتے ہیں۔

(۲) مالدار کو زکوٰۃ دینا :

مالدار کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے اور شریعتِ مطہرہ کی نظر میں ہر وہ شخص مالدار ہے جس کے پاس نصاب کی بقدر مال موجود ہو۔ (نصاب کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں)

(۳) مالدار کی نابالغ اولاد کو زکوٰۃ دینا :

یاد رہے کہ جیسے خود مالدار کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، ایسے ہی مالدار کی نابالغ اولاد کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ نابالغ اولاد اپنے مال و دولت اور فقر و غناء میں اپنے باپ کے تابع ہوتی ہے۔

البتہ (۱) مالدار شخص کی بالغ اولاد جو محتاج اور فقیر ہوں، یا (۲) مالدار آدمی کی بیوی کو جو فقیر ہو، یا (۳) اور مالدار شخص کے والدین اور دیگر تمام رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے بشرطیکہ وہ مستحق زکوٰۃ ہوں

وجہ یہ ہے کہ شریعت میں ہر ایک کی ملکیت کا الگ الگ اعتبار ہے اور ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے تابع نہیں ہے۔

(۴) اپنے اصول (آباء) کو زکوٰۃ دینا :

اپنے اصول کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ۔ ۔اصول سے مراد وہ آباء واجداد ہیں جن سے یہ پیدا ہوا ہے۔ جیسے

باپ، دادا، نانا، نانی وغیرہ۔

(۵) اپنے فروع کو زکوٰۃ دینا :

اپنے فروع کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے اور فروع سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو اس سے پیدا ہوئے ہیں۔ جیسے بیٹا، پوتا، نواسہ، نواسی وغیرہ۔

(٦) میاں بیوی کو زکوٰۃ دینا :

میاں کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

نمبر۴، نمبر۵ نمبر٦ کی وجہ یہ ہے کہ یہ تین رشتے ایسے ہیں کہ عموماً آدمی ان کے مال سے استفادہ کرتا ہے، ان کے مالدار ہونے کا یا فقیر ہونے کا اثر اس آدمی پر ظاہر ہوجاتا ہے لہٰذا ان کو زکوٰۃ دینا خود اپنے آپ کو زکوٰۃ دینا ہے، گویا وہ زکوٰۃ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ منتقل کردی گئی۔

ان کے علاوہ باقی جتنے رشتے دار ہیں جیسے بھائی، چچا، ماموں، بہن، خالہ وغیرہ ان میں چونکہ یہ بات نہیں پائی جاتی لہٰذا انہیں زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

(۷) رفاہی اداروں میں زکوٰۃ دینا :

ہر ایسی جگہ زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا جائز نہیں ہے جہاں تملیک کی شرط نہ پائی جائے۔ جیسے مسجد یا مدرسے کی تعمیر کرنا، کسی لاوارث میّت کی تجہیز و تکفین کرنا، کنواں کھودنا، یا کسی بھی رفاہی کام میں خرچ کرنا۔

(۸) بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا :

سادات اور بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، ان سے مراد وہ حضرات ہیں جو حضرت عباس یا حضرت جعفر، یا حضرت عقیل، یا حضرت علی یا حضرت حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم اجمعین کی اولاد میں سے ہیں۔

اسی طرح وہ صدقہ جو زکوٰۃ کی طرح واجب ہو جیسے صدقۃ الفطر، نذر، کفارہ اور عشر بھی انہیں دینا درست نہیں ہے۔ حضراتِ سادات کی شرافت کا تقاضہ یہ ہے کہ انہیں یہ اموال نہ دیئے جائیں، البتہ صدقہ نافلہ، اور ہدیہ وغیرہ سے ان کی مدد کی جائے۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبرا

صحیح اورغلط بیان کی اس نشان (✓) کے ذریعے نشاندہی کیجئے۔ صحیح/غلط

(۱) سونے چاندی اور مال تجارت کی طرح زکوٰۃ جانوروں اور زمین کی پیداوار پر بھی واجب ہے۔ ☐ ☐

(۲) زکوٰۃ کے فرض ہونے کے لئے کسی چیز پر ملکیت تامہ ہونا ضروری ہے۔ ☐ ☐

(۳) اگر کوئی چیز مالک ہونے کے ساتھ قبضہ میں بھی ہوتو اس سے ملکیت تامہ حاصل ہوجاتی ہے۔ ☐ ☐

(۴) زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے مال کا نصاب کی حد کو پہنچنا ضروری نہیں ہے۔ ☐ ☐

(۵) ہر وہ مال جو انسان کی ضروریاتِ زندگی میں شامل ہو اس کی زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔ ☐ ☐

(۶) اگر کسی شخص کا مال نصاب کی بقدر ہو مگر دین (قرض) سے فارغ نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔ ☐ ☐

(۷) سونا، چاندی اور رائج الوقت کرنسی (روپیہ، ڈالر) مال نامی کے زمرے میں آتے ہیں۔ ☐ ☐

(۸) حیلہ تملیک کے ذریعے زکوٰۃ کی رقم غیر مصرف میں استعمال کرنا جائز ہے۔ ☐ ☐

(۹) ہر قرض دَین ہوتا ہے، مگر ہر دَین کا قرض ہونا ضروری نہیں ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے ملک تام ہونا، نصاب ہونا، مال کا نامی ہونا شرط ہے، مگر حاجت اصلیہ سے زائد ہونا شرط نہیں ہے۔ ☐ ☐

سوال نمبر۲

ذیل میں چند فقہی اصطلاحات اور تعریفات ذکر کی گئی ہیں۔ان اصطلاحات میں سے مناسب اصطلاح کو چن کر مخصوص خانے میں لکھ دیں۔

{مال مستفاد......حاجت اصلیہ ......تملیک......مال تجارت......مال نامی

قرض......زکوٰۃ......دین قوی......دین متوسط......دین ضعیف}

(۱) زکوٰۃ کی رقم کسی بھی مستحق زکوٰۃ شخص کو ایسے طور پر دینا کہ وہ اس میں ہر طرح کے تصرف کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔[..]

(۲) ہر وہ مال جو بڑھنے والا ہو، خواہ بڑھنا آنکھوں سے نظر آئے، یا تقدیراً بڑھتا ہو کہ جب چاہیں اسے بڑھا سکیں۔[..]

(۳) نصاب زکوٰۃ پر سال شروع ہونے کے بعد سال مکمل ہونے سے پہلے پہلے اسی جنس میں سے ملنے والا مال [..]

(۴) وہ مال جو آگے بیچنے کی نیت سے خریدا جائے اور یہ نیت ابھی تک باقی ہو [..................]

(۵) انسانی زندگی کی وہ ضروریات جسے اگر پورا نہ کیا جائے تو اس کی ہلاکت میں پڑ جانے کا خطرہ ہو۔[..]

(۶) وہ چیز جس کی ادائیگی دوسرے کے ذمہ واجب ہو، خواہ وہ نقد رقم ہو یا کوئی دوسری چیز۔

[..]

(۷) کسی کو کوئی ایسی چیز ادھار بیچ دی جو مال تجارت نہ ہو (جیسے استعمال کی گاڑی) تو اس کے بدلے میں خریدار کے ذمہ واجب ہونے والی چیز [..]

(۸) مال تجارت کے بدلے اگر خریدار (مشتری) کے ذمہ کوئی چیز واجب ہو۔

[..]

(۹) اگر کسی کو سونا چاندی یا نقد رقم اس لئے دی جائے کہ کچھ مدت کے بعد پوری پوری مقدار اس سے وصول ہو۔ [..]

(۱۰) کسی مستحق شخص کو مخصوص شرائط کے پائے جانے کی وجہ سے مال کے مخصوص حصہ کا مالک بنا دینا۔ [..]

سوال نمبر ۳

خالی جگہیں پر کریں:

(۱) زمین کی پیداوار پر ہونے والی زکوٰۃ کو ہمارے عرف میں .... کہتے ہیں۔

(۲) سونے چاندی اور نقد رقم کے ساتھ .... بھی اسی کی جنس میں شامل ہے۔

(۳) رہائشی مکان، سردی گرمی کے کپڑے، حفاظت کے لئے اسلحہ، آلات صنعت و حرفت، اور دینی کتابیں سب .... میں شامل ہیں۔

(۴) .... کا حکم یہ ہے کہ اس کی زکوٰۃ اصل نصاب کے ساتھ شامل کر کے ادا کی جائے گی۔

(۵) زکوٰۃ کی ادائیگی کے صحیح ہونے کے لئے درج ذیل اوقات میں نیت کرنا شرط ہے۔ (ا) .... (ب) .... (ج) ....

(۶) سونا چاندی میں اگر کھوٹ زیادہ ہو اور سونا چاندی کم تو وہ .... کے حکم میں شامل ہے۔

(۷) درزی کی مشین، کاریگر کے اوزار، ملز کی مشینری، دفتر کے فرنیچر اور تاجر کی دکان پر زکوٰۃ .... ہے۔

(۸) سونے میں زکوٰۃ کا نصاب تولہ کے حساب سے .... اور گرام کے حساب سے .... ہے۔

(۹) چاندی کا نصاب تولہ کے حساب سے .... اور گرام کے حساب سے .... ہے۔

(۱۰) مال تجارت کی قیمت یا نقد رقم .... کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر ۴

ذیل میں کچھ مصارف ذکر کیے گئے ہیں، ان میں جس مصرف میں زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا جائز ہے اس کے خانے میں (✓) کا نشان اور جہاں خرچ کرنا جائز ہے۔ وہاں (×) کا نشان لگائیں۔

- ☐ ہر وہ شخص جس کی ملکیت میں نصابِ زکوٰۃ سے کم پیسے ہوں۔
- ☐ ہر وہ شخص جس کے پاس بطور امانت ایک لاکھ روپے ہوں، ملکیت میں کچھ بھی نہ ہو۔
- ☐ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد جس کے پاس کچھ رقم نہ ہو اور ہزاروں روپے مالیت کی رائفل ہو۔
- ☐ ہر ایسا مسافر جو اپنے وطن میں مالدار ہو۔ مگر سفر میں زادِ راہ سے خالی ہو۔
- مسجد و مدرسے کی تعمیر میں رقم خرچ کرنا۔
- ☐ مطالعہ کی غرض سے کتابیں زکوٰۃ کی رقم سے خرید کر مدرسہ کی لائبریری میں جمع کرا دینا۔
- ☐ اللہ کے راستے میں نکلنے والا طالب علم جس کے پاس دس ہزار روپے ہوں۔
- ☐ ایسا شخص جس کے پاس دو لاکھ روپے ہوں، مگر اس نے تین لاکھ قرض دینا ہے۔
- ☐ وہ شخص جس کے گھر میں قیمتی قسم کا ٹی وی ہو۔
- ☐ وہ فقیر جس کے گھر میں صرف فریزر یا واشنگ مشین ہو۔
- ☐ ایسے شخص کی مسکین بیوی کو زکوٰۃ دینا جس نے ٹی وی خرید کر گھر میں رکھا ہو۔
- ☐ ایسے فقیر عالم دین کو زکوٰۃ دینا جس کے ذاتی کتب خانہ میں ہزاروں کی کتب ہوں۔
- ☐ ایسے رفاہی (Welfare) ادارے میں زکوٰۃ دینا جو پیسہ ملک کی تعمیر و ترقی، شاہراہوں کی مرمت، ایمبولنس کی خریداری یا ہسپتالوں، کنوؤں وغیرہ کی تعمیر میں خرچ کرتا ہے۔ ☐
- ☐ ایسے ٹرسٹ کو رقم دینا جو راشن (اناج، گھی) اور کپڑے خرید کر غریبوں میں بانٹ دیتے ہوں۔
- ☐ ایسے رفاہی اداروں کو دینا جہاں غرباء و مساکین کے لئے کھانے کے لنگر چلتے ہوں۔ انہیں کھانا کھلایا جاتا ہو۔ لے جانے کی اجازت نہ ہو۔

☐ ایسا شخص جس کی ملکیت میں ایک لاکھ روپیہ ہے، مگر اس نے نوّے ہزار قرض دینا ہے۔

☐ مدارس کے ان سفیروں کو زکوٰۃ دینا جو لوگوں سے زکوٰۃ کی رقم وصول کرنے کے لئے ملک کا چپہ چپہ چھان مارتے ہوں۔

☐ سادات اور بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا۔

سوال نمبر ۵

ذیل میں دی گئی فہرست کو غور سے دیکھئے۔ مستحق زکوٰۃ ہونے کی صورت میں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ اس کو کالم نمبر ۱ میں اور جن کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے ان کو کالم نمبر ۲ میں ذکر کریں:

{پوتا، ساس، بہو، سسر، ہم زلف، برادر نسبتی، بھانجا، بھتیجا، پھوپھی، خالہ، بہن، بہنوئی، باپ، ماں، نانا، نانی، دادا، چچا، چچازاد بھائی، خالہ زاد بہن، دیور، بھاوج، بھابھی، نند، نندوئی، صدھی، استاذ، مالدار، کافر، شوہر، شیخ و مرشد، مہتمم، وزیر، مفتی، مالدار کا بیٹا، مسافر، نومسلم، حاجی، بیوی، سوکن، قاضی، پڑپوتا، ناظم تعلیمات، امام مسجد}

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲